

۱۵

۹۲

بسم الله الرحمن الرحيم  
صلى الله عليه وسلم

راجا رشید محمود

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مح ۹۲ لک

راجا رشید محمود کے قطعات

مُرتبین { شہناز کوثر  
ظہر محمود

اختر کتب لاہور



کتاب

۹۲

راجا رشید محمود

شاعر

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر "ایوان نعت" ریشتر - لاہور

شہناز کوثر - ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

موتبین

اعظم محمود ایڈیٹر ہفت روزہ "اخبار عام" لاہور

پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری

مصباح

استاذ شعبہ عربی و اسلامیات - گورنمنٹ ایف سی کالج لاہور

جلیل احمد قریشی نعتیہ رقم

خطاط

۱۳

منوعات

۱۹۹۲ء

اشاعت اول

عاجی محمد نعیم کھوکھر - جنم پرست لاہور

طابع

چالیس (۴۰) روپے

قیمت

ناشر

اختر محمود

اختر کتاب گھر

اعظم منزل - نیو شالار مار کالونی - ملتان روڈ لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰۰)

فون: ۷۴۶۳۶۸۳

علم الاعداد کے نام

جس کی وجہ سے ہم

۹۲ کی عظمت سے آگاہ ہو سکے



## کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر

کروڑوں سورجوں اور کروڑوں زمینوں، اور پھر ان میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے اور پلے ہوئے کروڑوں جہانوں کے لیے حضور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رحمت بنا کر بھیجے گا تو اسی اعلان موجود ہے۔ لیکن ہمیں تو ان تمام کائناتوں کی تعداد تک کا علم نہیں۔ پھر بہت سے ایسے عوالم بھی ہیں گے جن کے بارے میں ابھی انسان کو شاید سوچنے کی توفیق بھی نہ ملے ہو۔ ان سب جہانوں کو خالق و مالک حقیقی حق و علانے تخلیق کیا، وہ ان تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے ان تمام جہانوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جہاں تک علم الاعداد کا تعلق ہے، حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم گرامی ”محمد“ رضی اللہ عنہ وسلم کا عدد ۹۲ ہے اور موجودہ سال ۹۲ء سے میرے نزدیک یہ سال حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نسبت کا سال ہے۔ اودہ پگزر گیا تو ہماری زندگیوں میں دوبارہ نہیں آئے گا کیونکہ ساتیں کبھی مستقل نہیں ہوتیں اور لمحوں کی مسافت طے ہوتی رہتی ہے اور جو گھڑی بیت جائے، واپس نہیں آتی۔ اس لیے میں نے سوچا کہ ۹۲ء میں نعمت و سیرت آقا و مولیٰ علیہ الثناء والثناء پر کچھ کام ہونا چاہیے۔ چنانچہ اس سال ان شاء اللہ العزیز زیر نظر کتاب کے علاوہ ”سیرت منظوم“ (جو قطعات کی صورت میں اردو کی پہلی منظوم کوشش ہے) سفرِ حرمین شریفین



حروف	اعداد	الحظ کے مستحق حروف	نمبر قبیلہ
ا ب	۱		
ب	۲	۲ حروف	قبیلہ اول

جد	ج	۰	۳	۲ حروف	=	قبیلہ اول
د	د	۰	۴	۴ حروف		
هوذ	ه	۰	۵	۳ حروف	=	قبیلہ دوم
و	و	۰	۶			
ز	ز	۰	۷			
حطی	ح	۰	۸	۳ حروف	=	قبیلہ سوم
ط	ط	۰	۹			
ی	ی	۰	۱۰			
کامن	ک	۰	۲۰	۴ حروف	=	قبیلہ چہارم
ل	ل	۰	۳۰			
م	م	۰	۴۰			
ن	ن	۰	۵۰			
سقفص	س	۰	۶۰	۴ حروف	=	قبیلہ پنجم
ع	ع	۰	۷۰			
ف	ف	۰	۸۰			
ص	ص	۰	۹۰			
قرشت	ق	۰	۱۰۰	۴ حروف	=	قبیلہ ششم
ر	ر	۰	۲۰۰			
ش	ش	۰	۳۰۰			
ت	ت	۰	۴۰۰			
ثخذ	ث	۰	۵۰۰	۳ حروف	=	قبیلہ ہفتم
خ	خ	۰	۶۰۰	کل ۷ حروف		
ذ	ذ	۰	۷۰۰			

جو قبیلہ ہفتم پر مشتمل ہوتا ہے۔



منطوق = حرف = ۸۰۰  
ظ = ۹۰۰  
خ = ۱۰۰۰

۳ حروف = قبیہ مشتم

گویا ۳ قبیہ چار حرفی اور تین قبیہ تین حرفی ہیں۔

مندرجہ بالا حروف، اعداد، الفاظ اور قبائل کو بغور دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ حروف اور اعداد میں آٹھ قبائل نظر آتے ہیں۔ کل حروف ۲۸ اور اعداد کا کل مجموعہ ۵۹۹۵ ہے جن کے کل کبیرے پھر ۲۸ کا عدد نکلتا ہے اور اعداد کا شمار ایک ہزار تک جا پہنچتا ہے۔ گویا

اقل - حروف اور اعداد کے لحاظ سے فی الحقیقت ایک حیرت انگیز محاکمہ پیدا ہوتا ہے۔

دوم ہر قبیہ میں چار حروف یا تین حروف ہیں گویا ان میں ۴ + ۳ = ۷ کا ایک حیرت انگیز محاکمہ قائم ہوتا ہے۔

سوم علیٰ ہذا القیاس ۲ × ۲ = ۴ کا بھی ایک حیرت انگیز محاکمہ پیدا ہوتا ہے ۱۰۰۰ تک کے اعداد کی تفصیص ثابت ہوتی ہے۔

چہارم ۳ - ۲ = ۱ کا ایک عدد قائم ہوتا ہے۔

پنجم ۲ ÷ ۲ = ۱ سے ایک ہی حاصل قسیم اور ایک ہی باقی بچتا ہے۔

ششم ۲ + ۲ = ۴ قبائل جنہیں کے تحت ۸ کا عدد پیدا ہوتا ہے۔

ہفتم ۳ + ۳ = ۶ کا عدد قابل نمونہ ہے۔

ہم نے علم الہجہ کے تمام حروف اور اعداد کا تجزیہ ہر لحاظ سے پیش کر دیا ہے اس پر غور و فکر کی ضرورت اس لیے محسوس ہوتی ہے کہ یہ علم انسان کو کائنات اور اس کی حکمتوں کے کئی حکامات پیش کرتا ہے۔ دین فطرت یا دین قیم کی تعریف قرآن حکیم میں موجود ہے وہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔

وَاللَّهُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّثْقَلًا ثَقِيلًا

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَعَهَا أَرْبَعَةَ أَوَّلِينَ وَأَمَّا إِلَهُ الْغَيْمِ

خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں۔ یعنی اس روز سے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی اس کائنات کو) پیدا کیا جعیدہ فطرت میں برس کے بارہ مہینے کی گنتی ہے۔ ان میں سے چار ادب و احضار نام کے ہیں ہی دین قیم ہے (جو روز ازل سے نافذ ہے) گویا کتاب اللہ میں یہ چند اعداد دین قیم کی تشریح کے لیے ہیں۔ اب ہم مندرجہ بالا آٹھ شعبوں کی عام فہم تشریح پیش کرتے ہیں۔

اقل = ۲۸ کا عدد = اربعی قرک ۲۸ منزلوں کو پیش کرتا ہے۔ منزل شریطن۔ منزل یطین۔ منزل ثریا۔ منزل دبران۔ منزل بقعہ۔ منزل ہنہ۔ منزل ذراع۔ منزل نسرو۔ منزل طرہ وغیرہ وغیرہ گویا یہ عدد علم نجوم سے تعلق رکھتا ہے جس کا علم کائنات سے گہرا تعلق ہے۔

دوم = ۷ کا عدد = ہفتہ کے دنوں کی تعداد۔ سات آسمانوں اور سات زمینوں کا نظریہ رنگ و آہنگ کے سات مشاہدات وغیرہ کو ثابت کرتا ہے۔ سوم = ۱۲ کا عدد = سال بھر کے بارہ مہینوں کو پیش کرتا ہے جیسا کہ قرآنی آیت کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے۔

چہارم = ۱۰۰۰ کا عدد = ہمارے برسوں کی نسبت سے خدا کے ایک دن کو پیش کرتا ہے۔ جیسے خدا نے فرمایا ہے۔

وان یوم عند ربک صائف سنۃ مما تعدون (اور تمہارے پروردگار کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار برس کا ہے)

پنجم = ۲ منفی ۳ — یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عنصر کے جوہر پر کار فرما چار قدرے قدرتوں میں سے اگر ہر ایک تین قدرے قدرتوں کو ملے گا کہ دیا جائے تو باقی چل ذو مزہ قدرت قدیمہ جبرائیل رہ جاتی ہے گویا ہر عنصری جوہر کے نیوکلس کا اصل مرکزی جوہر ثابت ہوتا ہے۔



ششم - ۴ ÷ ۲ سے حاصل تقسیم ایک کو ابتدائی عنصر کے جوہر پر قدرت قدرہ جبریل یعنی پریشان کی قدر کو حاصل تقسیم کے بعد باقی بچ رہنے والے عدد ایک کو قدرت قدرہ میرے کل یعنی نورشان کی قدر کو پیش کرتی ہے یا اولین عنصر ہائیڈروجن کے الیکٹران یعنی قدرت قدرہ اسرافیل کی مقدار کو پیش کرتی ہے گویا اولین عنصر کے جوہر کی کمیت کو واضح کرتی ہے۔

ہفتم - ۴ ÷ ۲ = ۲ کی تعداد عناصر کے آٹھ قبائل کو پیش کرتی ہے۔  
 ہشتم - ۳ ÷ ۲ = ۱ کی تعداد کائنات کی تقویم کے فضائی چھ ایام کو واضح کرتی ہے۔  
 جیسے خدا نے ارشاد فرمایا ہے: (ہم نے زمین و آسمان یعنی تمام کائنات کو چھ طویل المیاد دنوں میں پیدا کیا)

گویا آٹھ شخص محض کائنات اور اس کے عناصر کے محاکمات کو واضح کرتی ہیں۔  
 اگرچہ بظاہر یہ اعداد اور حروف پر مشتمل نظر آتی ہیں لیکن اگر غور سے دیکھی جائے تو ثابت ہوئے کہ فروع انسانی پر اولین ظلم کی عطا فی حقیقت انسانی محاکمات پر مشتمل معنی جن سے ابن آدم کو اس کائنات میں واسطہ پر سکنا تھا یا محض حکمت کے علم پر مشتمل تھے۔

علم ابجد کے آٹھ عظیم الشان محاکمات کے بعد اس کے آٹھ قبائل اور ان کی الفح ترتیب کا محاکمہ مزید عرطلیب ہے۔ ظاہر ہے کہ آٹھ محاکمات میں سے چار محاکمات زمانے کی مدتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور بقایا چار عناصر اور ان کے جوہروں کے حیرت انگیز محاکمات سے وابستہ ہیں جن کی وضاحت الہی ضروری نظر آتی ہے۔ یہاں صرف عناصر کے آٹھ قبائل کی عجیب مماثلت اور ان کے آپس میں گہرے تعلق پر بحث کی جائے گی۔

ہمارے نزدیک علم ابجد کے تحت عناصر کے مندرجہ ذیل قبائل ترتیب پاتے ہیں اور چونکہ یہ علم ہمارے سرورث (آب) کے بعد اس کی عظمت (جد) کا نصب العین ہے اس لیے اس علم کو علم ابجد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم ابجد

کے لحاظ سے قبائل کی حیرت انگیز صنعتی ترتیب جو ہم ذیل میں دے رہے ہیں، فی حقیقت فروع انسانی کے لیے بے حد حکمت آموز ثابت ہو سکتی ہے۔

قبیلہ اول - آب = ۲ عناصر دو حروف پر مشتمل ہے جن میں دو عناصر ہیں جو آخری پائیدار عنصر ہائیڈروجن کی تابکاری اور موت کے بعد یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے ہیں اور اپنے پیچھے نیلے کا فضل چھوڑتے ہیں۔  
 یعنی ہائیڈروجن اور ہیلیم۔

(1) HYDROGEN

(2) HELIUM

قبیلہ دوم - جہن = ۲ کل ۸  
 ہونہ = ۲  
 حوٹی = ۲ عناصر

(3) LITHIUM

(4) BERYLLIUM

(5) BORON

(6) CARBON

(7) NITROGEN

(8) OXYGEN

(9) FLUORINE

(10) NEON--TOTAL = 8

قبیلہ سوم - کلیم = ۴ کلیم ۸  
 معض = ۴ عناصر ۸ عناصر پر مشتمل ہے اور مختصر و مفصل

(11) SODIUM

(12) MAGNESIUM

(13) ALUMINIUM

(14) SILICON

(15) PHOSPHORUS

(16) SULPHUR

(17) CHLORINE

(18) ARGON--TOTAL = 8

(37) RUBIDIUM

(38) STRONTIUM

(39) YTTRIUM

(40) ZIRCONIUM (41) NIOBIUM (42) MOLYBDENUM

(43) ..... (44) RUTHENIUM (45) RHODIUM

(46) PALLADIUM (47) SILVER (48) CADMIUM

(49) INDIUM (50) TIN (51) ANTIMONY

(52) TELLURIUM (53) IODINE

(54) XENON TOTAL = 18

اس کے بعد اسی سے قبیلہ ہفتم پیدا ہوا ہے جو حکمتی لحاظ سے حیرت انگیز ہے لہذا اس کی ترتیب اس قبیلہ کے بعد دی جائے گی۔  
اس قبیلہ کے چار عناصر کے بعد مثلاً قبیلہ ہفتم شروع ہوا ہے جو غالباً کسی حکمتی راز پر مبنی ہے۔ ساتھی ساتھ قبیلہ ششم سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے کیونکہ اس کے بعد قبیلہ ششم شروع ہوا ہے۔

(55) CALCIUM (56) BARIUM (57) LANTHANUM

(58) CERIUM

سعفس = ۴  
قرشت = ۴  
تھذ = ۳

قبیلہ چہارم ہوز = ۳  
حطی = ۳  
کلین = ۴  
سعفس = ۴  
قرشت = ۴

چونکہ قبیلہ سوم کا آخری عنصر ص پر ختم ہوتا ہے ۱۸ عناصر جس کے اعداد نوٹے ہیں اور کائنات کے کل پائیدار عناصر ۹۲ ہیں جو انہما کو پہنچ کر تعامل زنجیر کے ذریعہ آب میں داخل ہوتے ہیں اور کل تعداد کو ۹۲ کر دیتے ہیں۔ اس لیے قبیلہ سوم کی ترتیب کے بعد مسلسل ایڑا ہی ممکن نہیں لہذا عنصر کا قبائلی سلسلہ آب اور بعد کے سلسلہ کے بعد پھر ہوز سے شروع ہو گا اس طرح ہر قبیلہ پانچ پانچ نسبتی قبیلوں پر مشتمل ہوا ہے اور ہر ایک میں ایک ایک الیکٹران بڑھتا چلا جاتا ہے لہذا قبیلہ چہارم طویل المیاد عناصر کی صف میں شامل ہے جس میں ۱۸ عناصر ہیں۔

(19) POTASSIUM (20) CALCIUM (21) CHROMIUM  
(22) TITANIUM (23) VANADIUM (24) CHROMIUM  
(25) MANGANESE (26) IRON (27) COBALT  
(28) NICKEL (29) COPPER (30) ZINC  
(31) GALLIUM (32) GERMANIUM (33) ARSENIC  
(34) SELENIUM (35) BROMINE

(36) KRYPTON TOTAL = 18

یہ بھی طویل المیاد عناصر کی صف میں شامل ہیں۔  
قبیلہ پنجم حطی = ۳  
کلین = ۴



(87) ..... (88) RADIUM (89) ..... (90) THORIUM

(91) ..... (92) URANIUM

گو یا عناصر کی کل تعداد ان آٹھ قبائل میں ۹۲ ہے۔ اور ان کے نمبر ایک مستقل تعالیٰ تخمینہ کی کڑیوں کی مانند چل رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا ارتقاء آخری پسند پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔ نمبر ۹۱ اور ۹۲ کو رادیم نمبر ۹۱ پر ختم ہو جاتا ہے جن کی میعاد شکست یا نصف زندگی حکما کے مغرب کے نزدیک ۵۰۴۰۰۰ ارب سال اور ۱۰۱۷ ارب سال ہے اس طرح یہ سب سے بھاری اور پائیدار عناصر اپنی آخری عمر کو پہنچ کر حرارت سے خود بخود شق ہو جاتے ہیں اور اس طرح اپنی تابکاری کے بعد پائیدار جن عناصر پھر ایلیئم، سلیمن، زوال پیر ہو جاتے ہیں جو مغربی حکما کے نزدیک مٹی تو انائی کے اہم اجزاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ اشیاء کے اس زوال اور ان کی تباہی پر بخیر کے متعلق حسب ذیل حکمتی اعلان فرماتا ہے۔

وَمِنَ لَّعَنَةِ اللَّهِ فِي الْخَلْقِ أَكْثَرُ يَنْفَعُونَ

(اور جو اپنی طویل عمر کو پہنچ جاتا ہے اس کو پھر پیدائش میں نئے سرے میں الٹا دیتے ہیں تو کیا یہ بے علم لوگ حکمت خداوندی سے عقل و شعور حاصل نہیں کرتے؟)

اگرچہ مندرجہ بالا جدول عناصر کے ایٹمی نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے اسی النظر میں ایک مستقل ترتیب نظر آتی ہے لیکن اگر عناصر کی قبائل کی ترتیب فی الحقیقت فطرت خداوندی کے تحت ہیں ہے تو ان عناصر کے ایٹمی نمبروں اور ان کے اوزان کو سمجھنے کے لیے علم ایجاد کی یہ جدول خواہ وہ کسی نظر میں مستحق ہی نظر آئے کم از کم قابلِ غور اور بحث تحقیقات ضرور ہے۔ ہر حال اب یعنی اب اور بعد یعنی اس کی حکمت کردار کا علم عناصر کے حکمتی علم سے کچھ اس قدر کمال نظر آتا ہے کہ مغرب کے حکماء کے سامنے بھی انگشت بدندان رہ جائیں۔

خدا ہی ایک عنصر کو ارتقاء سے دو چار کرتا ہے یعنی ایک مال و کیفیت سے دوسرے مال و کیفیت میں نشو و نما دے کر اسے اپنی عمر کے حکماء تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے بعد

(73) TANTALUM (74) TUNGSTEN (75)

(76) OSMIUM (77) IRIDIUM (78) PLATINUM

(79) GOLD (80) MERCURY (81) THALLIUM

(82) LEAD (83) BISMUTH (84)

(85) (86) RADON

TOTAL = 4 + 14 = 18

یہ قبیلہ قبیلہ ہشتم کا نسبتی ہے جو اپنے خاص کے تحت الٹے سرے سے ترتیب پاتا ہے اور ۱۴ عناصر اپنے ایٹمی نمبر کے تحت ۵۹ لغایت ۷۲ نمبر شمار کیے جاتے ہیں۔ اور پھر اپنی قبائل زنجیری کے درجے جرت انگریز طور پر قبیلہ ہشتم میں شامل ہو جاتا ہے اس طرح قبیلہ ہشتم و ہجرت کے کل عناصر کی تعداد ۳۲ بن جاتی ہے۔

قبیلہ ہجرت - ضلع - ۳  
تخذ - ۳  
قرشت - ۳  
سقف - ۳

(59) PRASEODYMIUM (60) NEODYMIUM

(61) (62) SAMARIUM (63) EUROPIUM

(64) GADOLINIUM (65) TERBIUM (66) DYSPROSIUM

(67) HOLMIUM (68) ERBIUM (69) THULIUM

(70) YTTERBIUM (71) LUTECIUM (72) HAFNIUM

TOTAL = 14

پھر سابعہ ترتیب تسلسل کے تحت اضعی ترتیب قائم کرتا ہے اور اس طرح پائیدار عناصر کی کل تعداد ۹۲ تک پہنچ جاتی ہے اور پھر الٹ کر ایجاد کی طرف لوٹ کر جاتا ہے۔

قبیلہ ہشتم - شذ - ۳  
ضلع - ۳  
تخذ - ۳

اس کا نفع اعلیٰ ہے۔ ہماری نگاہ میں عناصر کی تمام حکمت و سامان میں علم کیمیا کے نظریات کی جان ہیں فارمولہ ہے جسے مغرب نے چوری چھپے اپنے نظریات میں داخل کر لیا ہے۔

مغربی علمائے حکمت نے آج ۱۹۲۰ء پائیدار عناصر کے بعد کئی مزید عناصر کا پتا بھی دیا ہے۔ لیکن ان کے متعلق ان کا اپنا نظریہ یہ ہے کہ یہ سب ناپائیدار عناصر ہیں۔ سامانی ارتقاء اب تک عناصر کی تعداد کچھ چار کسے جا چکی ہے اگر ہم غور و فکر سے کام لیں تو عربی زبان میں کسی لفظ کی ادائیگی میں خود بخود زبرد زیر پیش شدہ ساکن و غیرہ کے اعراب پیدا ہو جاتے ہیں۔ بظاہر یہ اعراب کوئی حرف نہیں لیکن ان کے بغیر کسی لفظ کا تلفظ ممکن نہیں۔

اس لحاظ سے اگر **مُحَمَّدٌ** اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ پر پیش زبرد زبرد اور دو الٹی سپید چلی پیش کو لکھ دیں تو اس نام کا صحیح تلفظ سناٹے آجائے گا۔ لیکن لفظ ہر اگر یہ اعراب نہ بھی ہوں تو ایک عالم لازماً خود بخود اسے صحیح دہرائے گا۔ اگر اس عظیم نام پر اوپر سی اوپر آنے والے اعراب کا تعین بھی ممکن ہو جائے تو ہمیں ایسے ناپائیدار عناصر کی تعداد بھی صحیح طور پر معلوم ہو جائے گی جس کی تحقیق علمائے مغرب کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم دھڑکتے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نام پر یہ ناپائیدار اعراب ان ناپائیدار عناصر کی تعداد کو پیش کرتے ہیں جو کامل تجربات و مشاہدات کے بعد ہی طے علم میں آسکتی ہے۔

XXX

۹۲



اپنے کی عظمت کا چرچا فرارِ شریں

اپنے کا چرچا بسہالِ نوحِ سابق کی دلیل

اپنے کی الفہمیں جس قلب پر تو فغان

اس کی بخشش کی زبیر آئے کی پھر کوئی نہیں





نبی ﷺ نے ہر محبت کا راز کس چھپا؟  
 اگرچہ اہل بصیرت نے لب تو اپنے سے  
 نظر کی پستی پر بھی شورشِ سر ہی نکلا  
 دلوں کے بھیجے نگاہوں نے کھول کھول دیے



کیا کیا نہیں ملی ہیں مجھے سرفرازیاں  
 خود اپنا میں نے عرش پر پایا سر نیاز  
 مجھ کو مرے خدا نے نہ جھکے دیا کہنیں  
 آگے نہ بنی ﷺ کے جب سے جھکایا نیل



کیونکہ پوری سب مرادیں اب ہری جانیں گی  
اب نہ کیوں ریت دم پاؤں کا ہر اوج کمال  
اب کرم مجھ پر نہ کیوں منہ لئے گا میرا خدا  
سب منہ سے نکال کر کے وہ اپنے مراد سے سوال



اُس کی نگاہ ارض و سما کو مٹتی محسوس  
جس پر نگاہ پاکِ رسولِ نام ہے  
دنیا کی سب نعمتیں اُس کی نظر میں ہی  
جو شخص دل سے <sup>مستغرق ہو</sup> دُعا و رُزق کا غلام ہے





شک کی گنجائش اسے ہے اور نہ تھی اس میں کبھی  
 خالق و مالک نے جب یہ بات کر رکھی ہے ط  
 سارے کاموں کے لیے یہ دیکھیں <sup>معاذ اللہ</sup> ہر قسم کا رکو  
 ان کا اسوق ہی جہاں میں لائق تقلید ہے



سر اس رنگ و نگہ سے کلا اس بے سوز آئیں  
 لیے ہے اپنے اندر ایک نور اکہی مٹی  
 بنائے آنکھ کا سر اگر چشم فلک کیے  
 وہ نعلین نبی <sup>ﷺ</sup> کے ساتھ کس کی تھی مٹی



مرجع خاص و عام ہونا مقصود  
 بارگاہِ رشادۃ <sup>علیہ السلام</sup> و اوصیاء الیاء  
 سب سے اسی سے فیض ملتا ہے  
 حور و فاشتر ہوں کہ از حسن باب



حکیم ملق ہے کوئی آقا محضت و ازاد  
 گھر سے جب آجائیں باہر اپنی حاجت تب کہو  
 روح ہے ایمان کی تحریم است <sup>موصوفہ</sup>  
 یہ نہیں تو ضبط کروالو گے سب اعمال کو







میرے والد میرے وقت کے غلام خانہ زاد  
والدہ میری کنیز فاطمہؓ میں بے گناہ  
بیوی بچے بھی میرے وقت کے لکڑوں پر پلے  
اُن یہ قرباں سب شہتے اور تصدق میری جاں



جن سے اُسی جو کیا خالق وہ راضی اس میں  
اُن کی خاک پا کے کمتر ہیں سب انسانوں کے سر  
مل گئیں عیسیٰ زین پیرتیں عظیمتیں  
ایک بار یہاں کی آنکھوں سے اُن کو دیکھ کر





جسم کی تطہیر تو لازم ہے ہر انسان کو  
 ہے مزا اس میں کہ جب روح بھی اکثر وضو  
 سچ کہوں پاکیزگی کی انتہا ہے یہ شہ  
 اس کی گئے رستے کرتے ذکرِ پیغمبر ﷺ وضو



جہاں کی ایک کشتی پر ہے سارا اختیار اُن کا  
 کہ ہیں گنجیہ سیر سے زمین آسمان اُن کی  
 یہ حق ہے اور یہی شایانِ شکر کارِ دو عالم ہے  
 کہ ہے مداح خودِ ذاتِ خداوند جہاں اُن کی



جب عمل اپن نہیں کر کے حکام پر  
مانتے ہیں اُن کو اپنے پاس پھر موجود کیوں  
ہے اگر دعوائے ہمیں عشق رسول اللہ کا  
اپنے چہرے سے مصیبت سے نہیں باراؤد کیوں



و اے ہر دین چرباں وار دینے کا مجھے  
احترام سے فرماؤ کہ کوئی نہیں یاد دین ہے  
ابرو و عزت و تکریم سے کر چرباں  
جان ایمان و یکتا شین عین یاد دین ہے





گر کس کا عمل اچھا ہے کس کا بُرا ہے؟  
 ہر نام ہوں، اہل ہوں، کچھ مجھے ہوں  
 دربار رسالت میں رہے ہیں تو ملحوظ  
 سر اپنا جھکائے ہوں تو تو مجھے کس طرح ہوں!



دل و نگاہ کی پسند ہیوں پہ چھپائی ہے  
 رخ و رنگِ گل سے نکلی حسین قوسِ قزح  
 مری نگاہ پہ تکیوں کے رُخساز کھلے  
 اُفق ہے مستِ رات تو دینِ قوسِ قزح



وہ دل کیوں تب تک تھوہ سیاں ہو گا نہ عالم میں  
 نہ کجائیں پس دل میں <sup>نہایت</sup> کیونے کوئی مکانوں گے  
 مستعد ان کا ہے جن کے دلوں میں اس کا گھر ہے  
 جو اس سے پہلے ہی سے وہ اہل بیاں ہوں گے



تم مجھے کچھ ہی کہو، جو نام دینا ہو سو دو  
 میرے دل پر تو اثر جس کا ہے اور جو ہے سو ہے  
 کیوں نہ مانگوں میں انھی سے جو بھی کچھ درکار ہو  
 مجھ کو ان کے در سے ہر اک چسین بل جاتی ہے





دعویٰ الم اسچے کی چشم کرم کے طالب ہیں  
 نگاہ اسچے کی رب کے کرم کا دروازہ  
 بس انکس کی سب سے گناہگار کو بھی  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم کا دروازہ



سورہ ہر دو جہاں مختار مجبور و عدم  
 خالق و مخلوق کے مددِ خدا  
 اسچے احمد اسچے حامد حمد بھی جہاں بھی  
 اسچے کی حد تشخص اسچے کے محمود کا



قاسم ہیں اسے معنی خدا کریم ہے  
 جس کو خدا جو بھی ملا، اسے اپنے دیا  
 عین حق کا، حج ہے نبی اسے ہی بنے  
 اللہ کا بھی ہم کو پتا اسے دیا



سر میں سودا جو دشتِ طیبہ کا  
 دل جو دنیا کی خواہشوں سے پرے  
 اس پر کرے یہ اہم کام کوئی  
 اپنے اوصیاء کا ذکر خوب کرے





حاصلہ ہوتا ہے قول الطائر لی کا ہمیں  
 آپ کی حرکت ہے پردہ پوش عاصی بے گماں  
 ماسوائے آپ کے ہے گنہگاروں کا کون  
 آپ کا درجہ پور کر جائیں تو ہم جہانیں



روح بنے کر دلوں میں اُتر رہے  
 ایک صاحبِ حال کی صورت  
 حسنِ فغویہ میں بڑھ کے آئے  
 کس نے دیکھ کر کہا اس کی صورت



وِثْرَاں کو چوم چوم کئے آنکھوں سے مس کر و  
وِثْرَاں میں ہے رُوتے حبیبِ پاک  
اَحْسَن اَلْاَکِثَر سے ہے افضل بھی ہے پی  
کرتے رہو ملاوِست رُوتے حبیبِ پاک



اپنی درِ یوزہ گری کا بھی کوئی باعث تو ہے  
کام کوئی ہو نہیں سکتا ہے ہم سے سبب  
ذوقِ فنِ شعرِ ناگانتے کہنے کے لیے  
قربِ اَوْتِ رُوتے حبیبِ پاک





نعت کہنے کے لیے لفظوں کو  
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا  
حشر میں چاہو جو ہنسنا یا روا  
یاد نہ کرنا میں رونا ہو گا



نا اُمید سی کا کام کیا دل میں  
میں کرا احوال سے ہیں مُمحَم  
میں سنا رہا تو سن لیں گے  
میں کرا کر التجا کرے اکر م



مجھ پر احسانات ہیں خالق کے بے حد و شمار  
 یہ تو ہم سب کے ہیں مجھ سے حق کروں ان کا ادا  
 بس یہ ایک صورتِ شکر کی نظر اسے مجھے  
 یاد آئے ہیں کہ کوئی حسالی نہ پہنچا مرا

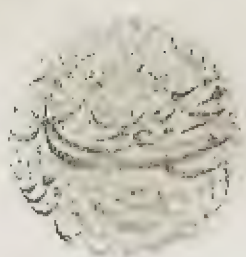


دل کی ادوی میرا جیسی ہے فصلِ حیات  
 بس کیسا آنکھ میں آتے کی لہریوں کا جمال  
 جاری ساری حسیم فکر میں ہے کبھی  
 ذکرِ حسالی ذکرِ محبوب ہے خیال و خیال





گھلا ہوں شمع سا کل رنیت کہنے میں  
 یہ ہے وقور تپ چھب <sup>مُصْرِیْطِیْ</sup> مٹنے کا شمر  
 یہ دُوریاں یہ بُدائی ہے اکنط نہ کی بت  
 بنام حق مرے <sup>مُتَلَمِّذِ</sup> کرا مجھ پہ ایک نظر!



تدبیر میں جس کا منہ اپنی وجود خود کے  
 یہ حسرتیں کی ہیں کہ حواں تھی کیا لکھوں  
 نہ عطا ہو ہاں چرب بیل کھنچے  
 ہاں، اوزن کب بیاقا ہے تو شہا کدوں!



توفیق مستور کو نیں ہو سب  
 بس کہ یہ التماس می التماس ہے  
 منقول میں ہیں معروف و مشہور  
 پانچوں سے جو اس می التماس ہے



سب پر نبی کا ذکر ہو اور اس انھی کا ذکر  
 دل میں باہوا کوئی ان کے سوا  
 مجھ کو نفس کی ادوشت کے لیے رشید  
 غمیز از ہوائے شہر پیار ہوا ہے



خیال پہنچا ریاض رسول اکرم تک  
 تولایا پھول لطف کے اُس سے چن چن کے  
 جو با ہم شریں ڈالی کھستہ اس نے  
 تو ہاتھ آنے مہیت رس نقوش پان آن کے



نبی ﷺ کے ذکر میں گر خوبہ کہ تو گیس  
 تو تن بدن میں ترے ارتعاش پیدا ہو  
 "یہ منہ، یہ ذکر نبی، معصیت کا نہیں پتہ"  
 ہر ایک دل میں احساس کاش پیدا ہو





نست نبی گویند ای شاعر و شمس  
 سمجھو کہ شمس کی تمہیں دل سے  
 آگیں بھی باہر شہو ہوں وہاں میں بھی سب  
 اک کیف میں ہو کہ کہہ سکتے



ملے کی منزل دھت خنجر کی نہ مجھے  
 زبان پیری اگر فخرِ انصاف نہیں  
 نبی کے ذکر سے تم نہیں سنا فاق  
 نبی کا ذکر کبھی رو بہ خط نہیں



نعتِ رسولِ پاک جو لکھنے کا ذوق ہے  
 دیا عقیقہ رتوں کے محبت سے پار کر  
 قراطس پر بہار کو نورنگ سے دکھا  
 سینے میں خوشبوؤں کے اُجالے مار کر



سیرِ دل میں کیوں ہوا رُخِ مقدس کا خیال  
 کیوں نہ ہو یہ سکر لبوں پر اسپر کی شمع و  
 کس لیے سمجھوں نہ میں افضلِ عبادت کو  
 میں کہ ابنِ جناح زانو کہنت ہوں <sup>نہ</sup> کا کر کا



درکار مجھ کو اور کچھ اس کے سوا نہیں  
 ہمیش جو تھی وہ پوری ہوتی میری حُبدا  
 نصیب نبی ﷺ کے واسطے مجھ کو ملا شہید  
 خامہ وہ جس کو ابھی کچھ نہیں لکھا



سہر برس ہوئے ہیں کہ اکادشہ ہوا  
 اس حادثے نے مجھ کو کھایا تھا خاص  
 وہ دن بخت اور آج کا دن وقفِ نعت ہوا  
 غیر رول پاک سے نانا لیا ہے تو





سبز بختی جلے گی آنکھوں میں  
گنبدِ پاکے ہو کا نور افزا  
پھر برے دل کے شاہراہوں سے  
خواہشوں کا جاوے گزرے گا



یہی دھڑکے مری اور یہی تپتا ہے  
دیا اُمید کا دل میں مین مجھ کا دیکھو  
طلوع دیدہ دینہ کی اس باقی ہو  
درِ حضور پر جب تک نہ میں پہنچ جاؤں



یہ افزون دید میں جو ہے خمیر جو رہی  
 پُستما رہا ہے دیا جو اسی رک  
 ایسا نہ ہو کہ ڈال لے مُنہ پر نقاب چاند  
 ایسا نہ ہو پیام ہی آئے نہ عید کا



وہ دن گئے کہ مرادِ حناں رسید تھا  
 میں شہ لب تھا مری آنکھ میں تھے زردے رنگ  
 ملی ہے اب مجھے سب سے راستوں کی نوبت  
 بکھر گئے ہیں تیشا پہ اب گلا کے رنگ



دہن پر سُرخ تو زردی چھا گئی جذبات پر  
 آنکھ میں اب ناپتے ہیں لاجوردی دائرے  
 اے خدا! مجھ کو عطا کر سبز گنبد کی بہار  
 کشت جذبوں کی سوائے طیسے بے ٹھولے پھلے



میرے وقت کے لطف و کرام سے  
 مجھ کو حصہ بہت در کفایت ملے  
 دُور ہوں سب گراںباریاں سانس کی  
 پھر حضورِ می کی بھی مجھ کو سعادت ملے





چمکے مرا نصیب بھی، میں بھی ہوں کامگار  
نسبت ہوا ستوار خدا کے رسول ﷺ سے  
دنیا و آخرت میں الٰہی ہوں سرسرو  
چہرہ مرا اُسے <sup>رہ</sup> طیب بہ کی دھول سے



اک ایک لکھ گزرتا ہے میرا جنت میں  
اک ایک لحظہ مجھے اس <sup>سے</sup> چپ کا تصور ہے  
مجھے اب رافن ہو آؤں دِ پیرِ بیہ میں  
وہ سب جہنم مرا ہے نہ تصور ہے



سچ کہا، کلام سے وابستہ اس کا سبب  
 بے سبب کر رہی نہیں کتنا ہے کوئی بھاگت دوڑ  
 اشکارا دل کی دھڑکن نبض کی تیزی ہے  
 طبع جاننے کی لگن میں یہ ساری بھاگت دوڑ



دیکھیں خدا دکھاتا ہے وہ روز کب ہمیں  
 بس دن کچھ موت سے بھی بڑا ہم کو جنگ ہے  
 بس اک لگن لگی ہے کہ طبع بستی ہو  
 دل کو نہ اور آس نہ کوئی ٹہنگ ہے



دل میں مایہ نشینہ والا جو سنوں اور سنوں  
سیر گنبد کو نگاہوں میں سمائے رکھنا  
شہرِ سیر کی زیارتیں ہوتی تھیں  
ارزوں کا حیرتیں ہر بسائے رکھنا



جو وظیفہ کبریا کا بھی ملائکت کا بھی ہے  
اور جسے اللہ نے بھی فرضِ ہم پر کر دیا  
وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول  
ہے درود پاک سے بہت عبادت اور کیا





ادھی گر چاہتے ہیں اپنے مقصد کا حصول  
 اُس پہ لازم ہے کہ وہ کوششیں بہت کرے  
 قبرستانِ جنت میں جسے کار ہو  
 زندگی میں وہ درود پاک کی کثرت کرے



حالی کو نین کو شکوہ نہیں شکر کا سے  
 پھر گلہ اُن سے نہیں ہے قدسیانِ عرش کو  
 رازِ تلقین درود پاک کیوں افشا ہوا  
 ہے درود اس کے لیے جس کوئی شکوہ نہ ہو



ساکنِ عالمِ حسنِ لی بھی پڑھتے ہیں درود  
 اس دُنیائے کا اثر ہے عالمِ علوی میں بھی  
 فرش سے تاعرش اک اک گوشِ سُندا ہے اُسے  
 ہے مَحَبَّتِ دو عالم کو نِج ان لُطائف کی!



حدت سے بھن رہے تھے جو وہ اور لوگ تھے  
 ظاہرِ تما فرقِ حشر کو اصل اور کھوٹ میں  
 ہونٹوں پہ تھی درود کی بیخ اور ہر دم  
 ستارے تھے سایہِ رحمت کی اوٹ میں



نگاہیں کہیں خیر یہ عجب کف لا منظر  
 نہ آتی پھپھوئی آواز سے کہ کانوں تک  
 تھا بڑھ کے ہر کے اگلے نقش روضے کا  
 سحاب یا دھوپ <sup>منہ</sup> سب سے گری برق و شش بھی چمک



یاد جب شتر چھوٹی ہے تو اے ہمد کے  
 اشکِ خوں سے جگر کا جاتا ہے دل کا کینوس  
 دائرے بنتا ہے عجب طیبہ اقدس کا غم  
 جذب کی وادی پہ چھا جاتا ہے دل کا کینوس





ہمیں طیب سے اُلفت ہے کہیں اولاد ہے بڑھ کر  
 یہاں کا ذوقِ ذوق ہے خوشیاں تو مہر سے  
 یہ شیشہ برتھا بنا جن کے قدم پاؤں سے طیب  
 نصیب ام ان کا نہ چھوڑا ورنہ کیوں کر تصدق سے



عرشِ عظم سے بڑھ کے حاصل ہے  
 موتِ شکر و جہاں کو شرف  
 دل کی کہیں باتوں سے ہے یہ دعا  
 ہونگے مرتے وقت اسی کی طرف



گستاخین شاران پرتصدق ان پانچم ہیں  
 گل و سحران و بل ہیں بڑھ کر خار طیب کے  
 ہزاروں خلتیں قاطب کی ان پیدائش ہیں  
 چھاری آنکھ سے دیکھ گئی اشبار طیب کے



اے مسافر! سرخ بتی گمراہی کا نام ہے  
 سبز بتی سے ملی ہے راہ داری کی خبر  
 زندگی میں کامیابی سے بڑھا جاتا ہوا ہے  
 نور کا اکسیر بڑھا ہوا ہے مے شہر



دل روشن چہ نقش ہو کر گنسید خضر  
اگر تیرا کار کا ذکر بیکر ہو تو ترے لب پر  
تو کیوں شہین بین ہوں چہ تیرے عظمیٰ کے  
نہ کیوں تعظیم ہو تیرے چہ تیرے تری بڑھ کر



سکون دل مسرت اور طمانیت اگر چاہو  
اگر چاہو نہ پاس آئیں تمہارے رنج و غم کے  
تو دل کے گینوس میں جذب کے دست نکالیں  
بناؤ گنبد خضر کے ہر صبح و مسافت کے





سر کھسارتی نہیں نطفہ جو دھوپا لہریں  
 اور ان پر دھوپ پڑنے سے جو کیفیت ابھرتی ہے  
 مجھے معلوم ہوتا ہے کہ روضہ کی تختی سے  
 مے دل پر بھی ویسی نور کی چھایا اترتی ہے



وہ روشن سبز گنبد جو کہ اس کا عکس شدہ  
 ہے کانپنارہ روح پرور رہتی دنیا تک  
 اسی کے نیچے اس کے گوشے میں  
 ضیا گہن ہیں گہن خستہ رہتی دنیا تک



نام کو سبز نہیں ہیں بے شجر بھی  
 شاید الٰہی ہی نہیں اس باغ میں  
 سخن باغ و اغنیں شادیاں تو اس میں  
 مرقی یہ بات کہتا ہے لعلِ شینا



جو سراپا نور ہو اور ہو اسے سحر  
 قتب کیوں سراج کا اس جسم پایا ہو  
 اس سحر استعجاب کیسا اس جوان کا کیا  
 لا مکان کہ جسے جسم و دہ کیسے کیا، آیا نہ ہو!



مٹ نہیں سکتے کبھی تم، مرنہیں سکتے کبھی  
 تم یہ غالب نہیں سکتی جہاں کی کوئی شے  
 دل میں روشن ہے اگر وہ شے کی الفت کا چراغ  
 خطِ ناموسِ نبی کا داعیہ گر دل میں ہے



جس کو ہوا دراک اُن کے متبے کا حق ہے  
 وہ ہمتِ در کا کندر ہے وہ قسمت کا دھنی  
 ہو گیا وہ بارگاہِ ایزدی میں سرسراز  
 فر فر کو نین کی حرمت پہ جس نے جان دی





بہشت پاؤں پڑے اور فلک کلام کرے  
 بسا جو جو نکاح میں ہو نبی کا بسمال  
 جو ہو محبت سرکارِ خدو گزین ل میں  
 جو ہو تحفظِ ناسوس <sup>نصرت</sup> کے کا خیال



وہ راہ عزت و ناسوس سرکارِ دو عالم  
 وہ جو اولاد میری یا مے ماں باپ کی ہستی  
 نبی کی ذاتِ اقدس سے ہماری ہستیاں قائم  
 بنا ٹھہری ہماری ہستیوں کی آپ کی ہستی!



محبت کا تقاضا ہے، مے مجھ کو  
 نظر سے جو بھی دیکھے اس کی یہ پھوڑ دو!  
 ہر جہاں میں ہے بھی یہی کشتِ ہر  
 و فتنہ فی النار کریں شام کے گھر کو



جو ذکرِ عصمت ہے مطلوب دوست تو سنو  
 مے حضور ہیں کافی براحت سے بہت  
 نہیں ہے خوفِ قیامت کا روزِ مشرک  
 تمہیں تو یہ فتنہ سماعت کا سراپہ بہت



مُتَنفِت ہر حال میں شکر ہونے چاہیے  
 مجھ سے پوچھو تو یہی سوبات کی ہے ایک تبا  
 کیا بگاڑے گا میرا یہ آفتاب روزِ حشر  
 سایہ انگن ہو مے سر پر چول افغان



اپنے وقت کے کبھی عرض مت نہ تو کریں  
 گئے سکن ہے نہ ہو آپ کی پوری اُمید  
 وہی مُنْتِزِعِ دُعا عالم ہوئے بھکاری ہم ہیں  
 ہم کو اُمید ہے یہاں بھی ہے وہاں بھی اُمید





جیسے برف نے ڈھانپیں چوٹیاں پہاڑوں کی  
اور دکھائی دیتا ہے دلِ بابسِ منظر  
کاشنوں میں عیبوں اور مری خطاؤں کو  
سایہ ان کی حسرت کا ڈھانپ لے سرِ محشر



چھپے کا جسم نہ شکیک کی روا ہے کبھی  
پھٹاؤ راہِ سبکیں سے اگر لباسِ یتیم  
اگر یتیم ہو تو شکیک کی رحمتوں کا تمہیں  
تو روزِ حشر کی گرنی کا پھیلے نہیں



میرے نصیب میں ہوش فاعت بوجہ شر  
میرا بھی اوج پر ہوت دخت اگرے  
صفت نفاکت ہوں گھر کے خد ابھٹھے  
تو سنیں میں <sup>میرا نصیب</sup> تھی کوثر عطا کرے



سفر ش سیری فرمائے کا میرا خالق مالک  
بالا خربند ہو جائے کا غفر رنج و وقت کا  
کرم مائیں گے مجھ پر <sup>میرا نصیب</sup> شفیق اللہ نہیں میرے  
کھلے کا مجھ سے عاصی پر بھی وارہ شفاست کا



دل ہی دل میں طیبہ تک جا پہنچتا ہوں پل میں  
 اُن کا نام لے لے کر جھوم جھوم جاتا ہوں  
 جب سلام پڑھتا ہوں دریاں تشدد کے  
 پیشِ حضور ﷺ داؤر جھوم جھوم جاتا ہوں



کب اپنی جگہ کا کیسے وہاں پہنچوں گا میں  
 تھا بہت سے عینِ طیب دیکھنے کے واسطے  
 جس کے لوٹ آیا تو پہلے سے فزوں سے اضطراب  
 اب کہاں ہے چینِ ممکن اب تو دیکھ آیا اُسے





ایک پراسٹینس ہی اڑا کر لے گیا  
 دُور مجھ سے کیوں ہوا <sup>دوست</sup> شہر <sup>دوست</sup> شہر شک و تر  
 میرے سینے میں گسٹ سی بن گیا یہ خیال  
 طبعاً جب کہ چپ چاپ آیا ہوں کیے لوٹ کر



پھیلتی بڑھتی ہوئی میری تمستوں کی بیل  
 قلب کی دیوار پر شو و نما پاتی ہے کیوں  
 خواہشیں دیدارِ طیبہ مری پوری ہوئی  
 آنکھ کی حیرت کو ٹٹنا تھا، بڑھی جاتی ہے کیوں



منبر و مسجد ریاضِ نجیب اور قدیمین پاک  
جالیساں وہ نورانی وہ سبز گنبد اور گھر  
رہ گیا ہے دل و دین کیکن چلا آیا ہوں میں  
حال کیا سب کا یہی ہوتا ہے طیب دلیہ کر



محبت کا تقاضا ہے کہ ہوا آنکھوں میں آنسو بھی  
ہو طاری دل میں قوت بھی یہی آئینِ خاطر ہے  
جو دکھیا ان کا روضہ دل پہنچا آگئے آنسو  
یہی اک کیفیت تو باعثِ کینِ خاطر ہے



بہاریں روح پرور بن کے نطفوں میں سمائی ہیں  
 بکھیں ہے اکٹھے پیالی کی چادر دل کے انگن میں  
 خوش قسمت کہ اک شب پالیا اپنی مرادوں کو  
 زیار سے گنبد کی ہوتی رُو یا سے روشن میں!

## مصنف / شاعر کی دیگر کتب

اردو مجموعہ ہائے نعت

- ☆ ۱۔ درگفتار لکڑکار (مجموعہ نعت)
- ☆ ۲۔ حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت)
- ☆ ۳۔ منشور نعت (اردو پنجابی فردیات)
- ☆ ۴۔ میرت منظوم (بصورت قطعات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- ☆ ۱۔ عتلاں دی آتی (صدارتی ایوارڈ یافتہ)
- ☆ ۲۔ حق دی تائید (مطبوعہ ۱۹۵۶)
- ☆ ۳۔ منشور نعت (پنجابی فردیات۔ آخری ۴۲ صفحات)

انتخاب نعت

- ☆ ۱۔ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مطبوعہ ۱۹۷۳)
- ☆ ۲۔ نعت خاتم المرسلین علیہ السلوۃ والسلام



- ☆ ۳۔ نعتِ مانقہ (حافظ بکلی عجمی کے آٹھ دواوین کا انتخاب)  
☆ ۴۔ قلزمِ رحمت (امیریتالی کی نعتوں کا انتخاب)

### اسلامی موضوعات پر کتابیں

- ☆ ۱۔ احادیث اور معاشرہ (۳۴ احادیث مقدمہ کی تشریح)  
☆ ۲۔ ماں باپ کے حقوق  
☆ ۳۔ حمد و نعت (۱۲ مضامین اور ۴۹ منظومات۔ ترتیب و تدوین)  
☆ ۴۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(۱۸ مضامین اور ۸۰ منظومیہ منظومات ترتیب و تدوین)  
☆ ۵۔ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(۱۸ مضامین اور ۵۷ منظومات۔ ترتیب و تدوین)

### تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- ☆ ۱۔ اقبال و احمد رضا۔۔۔۔۔ رحمت گرانِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام  
☆ ۲۔ اقبال، قائد اعظم اور پاکستان  
☆ ۳۔ قائد اعظم۔۔۔۔۔ انکار و کردار  
☆ ۴۔ تحریکِ جہت ۱۹۲۰

(۳۶۳ صفحات کا تاریخی و تحقیقی تجزیہ)

### مزید کتابیں

- ☆ ۱۔ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(نظرِ انجیز اور بصیرت افرادِ مضامین کا مجموعہ)  
☆ ۲۔ قرطاسِ محبت  
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور درود و سلام کی اہمیت پر مضامین)  
☆ ۳۔ سفرِ سعادت، منزلِ محبت  
(حرمین شریفین کی دو حاضرین کی یادداشتیں جو بے تکلفی سے دل کی  
زبان میں تحریر کی گئی ہیں)

### ترجمے

- ☆ ۱۔ خصائصِ اکبری از علامہ جلال الدین سیوطیؒ  
(دو جلدوں میں)  
☆ ۲۔ فتوح الغیب از حضرت غوثِ اعظم عبد القادر جیلانیؒ  
☆ ۳۔ تعبیر الرکبہ از ابنِ سیرینؒ  
☆ ۴۔ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (ترجمہ / ترتیب / تدوین)



## ۹۲ کا تحفہ

”۹۲“ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہم گرامی ”محمد“ (علیہ السلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے۔ اس حوالے سے مصنف نے اس سال جو کام کیا ہے، اس کا اہمائی خاکہ یہ ہے:

مطبوعہ

☆ - ۹۲ (نعتیہ قطعات)

☆ - سیرت منظوم (بصورت قطعات)

☆ - سفر سعادت، منزل محبت (سفر حرمین کی یادداشتیں)

☆ - قرطاس محبت (حضور علیہ السلوٰۃ والسلام کی محبت اور اس کے مظاہر)

زیر طبع

☆ - تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں ابواب میں ”رحمۃ للعالمین“ کی تحریر

☆ - نعت کائنات (امناف غن کے اعتبار سے ایک ضخیم انتخاب نعت)

جگہ پبلشرز کے زیر اہتمام

☆ - داعی صلح و امن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ - خالق اور مخلوق کا مشترکہ وظیفہ - درود پاک

☆ - پاکستان میں نعت

قیام پاکستان کے بعد نعت گوئی اور نعت خوانی پر تحقیق

☆ - حمد خدا (انتخاب)

☆ - نعت مصطفیٰ علیہ السلام و آلائہ (انتخاب)

→→→→→→→→→→

